115402-لڑكى كے باپ نے مناسب رشتہ چھوڑ كر دوسرا رشتہ قبول كر ليا

سوال

ميرے ليے ايک با اخلاق اور ديندار شخص كا رشتہ آيا جس كى گواہى قابل اعتماد افراد بھى ديتے ہيں، ليكن ميرے والد نے يہ كہہ كر رشتہ قبول كرنے سے انكار كر ديا كہ يہ دوسرے شہر سے تعلق ركھتا ہے، والد صاحب كى رائے ہے كہ اس شہر كے لوگوں سے بچ كر رہنا چاہيے.

يہ علم ميں رہے كہ ميرے والد صاحب "اللہ انہيں ہدايت دے" برادرى كا واضح تعصب ركھتے ہيں، ہم نے كئى ايک رشتہ داروں كے ذريعہ مطمئن كرنے كى كوشش كى ہے ليكن اس نے ان كى بات سننے سے انكار كر ديا.

اسى دوران ميرے ليے اور بھى كئى رشتے آئے جو والد صاحب كو پسند تھے، ليكن دينى اعتبار سے وہ ميرے مناسب اور كفو كے نہيں تھے، ان سب كا ايک ہى كہنا تھا انہوں نے مجھے يہ كہہ كر مطمئن كرنے كى كوشش كى كہ بيوى اپنے خاوند كى ہدايت كا سبب بن سكتى ہے.

ميرا سوال يہ ہے كہ اگر ميں نے اسى شخص سے شادى كرنے كى رائے اختيار كى تو كيا ميں گنہگار كہلاؤنگى ؟

يہ علم ميں رہے كہ ميرے والد نے قسم اٹھائى ہے كہ اگر انہوں نے موافقت بھى كر لى تو وہ سارى زندگى مجھ پر راضى نہيں ہونگے، برائے مہربانى مجھے بتائيں كہ ميں كيا كروں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

عورت كے ولى كو اپنى بيٹى كے ليے اس
كے مناسب اور نيک و صالح رشتہ تلاش كرنا چاہيے جو اس كى بيٹى كى عزت اور عفت عصمت
اور اس كى اولاد كى حفاظت كرنے والا ہو، كيونكہ حديث ميں بھى يہى وارد ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان
كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

"جب تمہارے پاس كسى ايسے شخص كا
رشتہ آئے جس كا دين اور اخلاق تمہيں پسند ہو تو اس كى شادى (اپنى لڑكى سے) كر دو،
اگر تم ايسا نہيں كروگے تو زمين ميں وسيع و عريض فساد بپا ہو جائيگا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ
البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ولی کے جائز نہیں کہ وہ اپنی ولایت
میں رہنے والی عورت کو مناسب رشتہ آنے پر، جس پر لڑکی راضی بھی ہو سے شادی نہ کرنے
دے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**.{تو تم انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح
کرنے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں}.** البقرۃ (232).

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عضل کا معنی یہ ہے کہ : جب عورت
نکاح کا مطالبہ کرے اور رشتہ بھی مناسب اور کفو والا ہو تو اسے شادی سے روک دیا جائے،
اور دونوں کی ایک دوسرے میں رغبت ہو.

معقل بن یسار کہتے ہیں :

میں نے اپنی بہن کا نکاح ایک شخص سے
کیا تو اس شخص نے اسے طلاق دے دی، جب اس کی عدت ختم ہوگئی تو اسی شخص نے میری بہن
کا رشتہ طلب کیا تو میں نے اسے کہا :

میں نے اس کی تیرے ساتھ شادی کی اور
اسے تیرے ماتحت کیا اور تیری عزت و احترام کی تو تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر
تم اس کا رشتہ طلب کرتے ہو، اللہ کی قسم وہ تیرے پاس کبھی واپس نہیں جا سکتی، اور
اس شخص میں کوئی عیب بھی نہ تھا، اور عورت بھی اس کے پاس واپس جانا چاہتی تھی، تو
اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ آیت نازل فرمادی :

تو تم انہیں نکاح کرنے سے مت روکو.

تو میں نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی شادی کرتا ہوں، راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے
اس کی شادی اس شخص کے ساتھ کردی "

اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

چاہے یہ شادی مہر مثل میں ہو یا اس
سے کم میں، امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کا یہی قول ہے..

اگر عورت نے کسی بعینہ کفو و مناسب
شخص کے ساتھ شادی کی رغبت رکھی ہو اور اس کا ولی اس کی شادی کسی دوسرے شخص سے کرے
جو اس کا کفو نہ ہو جس سے عورت چاہتی ہے اس سے شادی نہیں کرتا تو وہ عاضل کہلائیگا.

لیکن اگر عورت کسی ایسے شخص سے شادی
کا مطالبہ کرتی ہے جو اس کا کفو نہیں تو پھر ولی کو اسے روکنے کا حق حاصل ہے، اس
صورت میں وہ عاضل نہیں کہلائیگا" انتہی

دیکھیں: المغنی (383/9).

جب یہ ثابت ہو جائے کہ جس شخص سے
عورت شادی کرنا چاہتی تھی اور وہ اس کا کفو بھی تھا لیکن ولی نے اس سے شادی نہیں کی
تو ولایت اس کے بعد والے عصبہ ولی کو مل جائیگی، اور اگر وہ سب ہی اس کی شادی سے
انکار کریں تو عورت کو قاضی کے پاس جانے کا حق حاصل ہے تا کہ وہ اس کی شادی کرے.

لیکن عورت کو ایسا کرنے سے قبل یہ
دیکھ لینا چاہیے کہ اس کے نتیجہ میں کیا خرابیاں پیدا ہونگی، ہو سکتا ہے اس کے نتیجہ
میں اس کے والد اور رشتہ داروں اور عورت کے مابین قطع رحمی اور بائیکاٹ ہو جائے،
اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا والد اس کے لیے کوئی اور مناسب اور کفو رشتہ تلاش کر
لے.

اس معاملہ کو بات چیت اور افہام و
تفہیم اور نصیحت کے ذریعہ حل کرنا چاہیے، اور اس میں سلیم الرائے رشتہ دار کو
استعمال کیا جائے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس رشتہ کے انکار میں والد حق پر ہو، اور
یہ بھی ہو سکتا ہے غلطی پر ہو.

والد کی اطاعت و فرمانبرداری اور اسے
راضی کرنے کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے، الا یہ کہ والد آپ کی کسی ایسے شخص کے
ساتھ شادی کرنے پر اصرار کرے جو کفو اور مناسب نہیں.

لیکن کسی ایسے شخص کے ساتھ شادی کرنا
جس کا دین اور اخلاق پسند نہیں اور یہ امید رکھنا کہ شادی کے بعد وہ صحیح ہو جائیگا،
یہ چیز خطرناک ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے اس میں تبدیلی پیدا ہو جائے، اور ہو سکتا ہے
تبدیلی پیدا نہ ہو اس لیے اس خطرہ کو مول نہیں لینا چاہیے.

بلکہ آپ اپنے والد کو راضی کریں کہ
وہ کسی اخلاق اور دین والے شخص کے ساتھ ہی آپ کی شادی کرے، اور آپ صبر و تحمل سے
کام لیں، ہو سکتا ہے کوئی ایسا رشتہ آجائے جسے آپ پسند کریں اور وہ دین و اخلاق
والا ہو، اور آپ کے والد بھی راضی ہو جائیں.

اس کے لیے آپ دعا سے معاونت لیں، اور
استخارہ کریں اور کثرت سے اعمال صالحہ کریں، کیونکہ اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ
نیک و صالح خاوند حاصل کیا جا سکتا ہے، اسی طرح سب فائدہ مند روزیاں بھی حاصل کی جا
سکتی ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{جس کسی نے بھی نیک و صالح اعمال
کیے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم اسے اچھی زندگی مہیا کرینگے اور
ان کے اعمال کا اچھا بدلہ دیں گے }. النحل (97).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ
کو نیک و صالح خاوند اور اولاد عطا فرمائے، اور آپ کے والد اور گھر والوں کو ایسے
اعمال کرنے کی توفیق نصیب دے جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم.